NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد سے مکالمہ میں ادب الاختلاف کے اصول

Principles of "Adab al-Ikhtilaf" in the Dialogue Between Prophet Ibrahim (علیہ السلام) and His Father

Hassan Ali
Visiting Lecturer, University of Chakwal,
Email: hassan.ali@uoc.edu.pk
Dr. Hafiz Muhammad Arshad Iqbal
Assistant Professor, Allama Iqbal Open University, Islamabad,
Email: arshad.iqbal@aiou.edu.pk

Abstract

The discussions between Prophet Ibrahim (علیہ السلام) and his father serve as exemplary demonstrations of the highest principles of Adab al-Ikhtilaf (ethics of disagreement). These dialogues reflect the Prophet's profound wisdom, compassion, and respect as he invited his father to the truth, establishing a standard of admirable conduct in the face of differences. Prophet Ibrahim (علیہ السلام) began the conversation with the affectionate phrase, "O my father," setting a tone of love and reverence from the outset. Rather than outrightly condemning his father's beliefs, Prophet Ibrahim (علیہ السلام) used reasoned arguments and logical questions to present his perspective, seeking to persuade him through wisdom and understanding. He refrained from harshness or confrontation, instead maintaining patience and composure throughout the exchange. Even when his father rejected his message with intensity, Prophet Ibrahim (علیہ السلام) respectfully concluded the discussion and prayed for his father, demonstrating goodwill and affection despite the disagreement. These interactions underscore the fundamental principles of Adab al-Ikhtilaf: gentleness, wisdom, logical reasoning, patience, and the spirit of prayer. Prophet Ibrahim's (علیہ السلام) approach provides timeless guidance for handling disagreements constructively, especially in contemporary contexts of interfaith and inter-sect dialogues. His conduct imparts valuable lessons in fostering mutual understanding and respect, even amidst differing beliefs or perspectives.

Keywords: Adab al-Ikhtilaf (Etiquette of Disagreement), Dialogue in Islam, Qur'anic discourse, Prophet Ibrahim (علیہ السلام), Respectful communication.

ARTICLE INFO
Article History:
Received:
29-12- 2024
Revised:
05-01- 2024
Accepted:
20-01- 2025
Online:
04-02- 2025

CC BY

Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

1. موضوع کا تعارف

قرآن مجید ہدایت کی کتاب ہے۔ قرآن مجید میں رہنمائی کے لئے مختلف اسالیب اور مناہج ہیں۔ اوامر اور نواہی کے ساتھ اسرار و رموز ذکر ہیں۔ انسان کی دلچسپی کے لئے انبیاء کے واقعات قصص کے اسلوب میں بیان کئے ہیں۔ قرآن مجید میں مکالمات کا اسلوب بھی ملتا ہے۔ قرآنی مکالمات میں تنوع ہے۔ یہ مکالمات اللہ تعالیٰ، فرشتوں، انبیاء، اقوام، مومنین اور کافرین کے درمیان ہیں۔ مکالمات میں نصف حجم انبیاء کا اپنی اقوام کے ساتھ مکالمہ ہے۔ قرآن مجید میں مکالمات تفریح طبع کے لئے نہیں ہیں بلکہ غور و فکر کے لئے ہیں۔

اختلاف زندہ قوموں کا حسن ہے۔ ادب اختلاف ایک جداگانہ علم ہے۔ قرآن مجید تمام علوم کو بنیادیں فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے امت کی رہنمائی کے لئے مکالمات ذکر کئے ہیں۔ قرآنی مکالمات میں تنازعات کا حل پوشیدہ ہے۔ قرآنی مکالمات سے مستنبط اصول ایک پر امن معاشرے کے قیام کے لئے راہیں ہموار کریں گے۔ قرآنی مکالمات کی روشنی میں ادب الاختلاف کے اصول مستنبط کئے جاسکتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے والد سے مکالمہ میں ادب الاختلاف کے راہنما اصول دیکھنے کو ملتے ہیں۔

2. سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

- **"انبیاءؑ کے اولاد سے مکالمات: درس و مواعظ قرآن کریم کی روشنی میں" پروین اختر نے ڈاکٹر حافظ محمد سجاد کی نگرانی میں ایم فل سطح کا مقالہ لکھا۔ تربیت اولاد کو خاص طور پر اہمیت دی ہے۔**
- **"مکالمات قرآنی عبر و نصائح: منتخب اردو تفاسیر میں"** طیبہ انور نے ڈاکٹر خورشید احمد قادری کی نگرانی میں ایم فل سطح کا مقالہ لکھا۔ مقالہ نگار نے اردو تفاسیر کی روشنی میں مکالمات قرآنی سے عبر اور نصائح کو اخذ کیا ہے۔
- **"قرآن کریم میں منکرین آخرت کے ساتھ مکالمات کے مختلف انداز: تحقیقی مطالعہ"** صدف منیر نے ڈاکٹر غلام احمد جعفر کی نگرانی میں ایم اے سطح کا مقالہ لکھا۔ منکرین آخرت سے مکالمات میں فکر آخرت اور دنیا کی بے ثباتی کو اجاگر کیا ہے۔

3. سابقہ تحقیق میں موجود خلا

درج بالا مقالات میں قرآنی مکالمات کا مختلف نقطہ نظر سے جائزہ لیا گیا ہے۔ ادب الاختلاف کے پہلو سے تا حال قرآنی مکالمات کو موضوع نہیں بنایا گیا۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے والد سے مکالمہ پر ادب الاختلاف کی روشنی میں جائزہ نہیں لیا گیا۔

4. اسلوب تحقیق

اس ریسرچ پیپر میں تحقیق کے سلسلے میں استنباطی اسلوب کو اپنایا گیا ہے۔ مقالہ کو نتائج تک پہنچنے کے لیے بنیادی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے اور ضرورت کے ساتھ ثانوی مصادر کو بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق کی جدید ذرائع انٹرنیٹ ویب سائیٹس، تحقیقی مقالہ جات اور علمی رپورٹس سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مصادر اور حوالہ جات کے لئے جرنل کے رائج فارمیٹ کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

5. اصطلاحات کے مفاہیم

مکالمات عربی زبان میں مکالمہ کی جمع ہے۔ مکالمہ کا مادہ ک ل م ہے، اس کا مطلب لفظ، بات، جملہ، قصیدہ یا خطبہ ہو سکتا ہے اور کلام کے معنی بات کے ہیں۔ ابن منظور افریقی لسان العرب میں لکھتے ہیں۔

" وكلم كلماً جرحه كذا في الأَصل وأصل العبارة للمحكم وليس فيها كلماً. كَلْماً وكَلَّمه كَلْماً : جرحه ، وأَنا كالِمٌ ورجل مَكْلُوم وكَلِيم "[1] ضرب یضرب باب سے ماخوذ ہے۔ اس کا معنی زخمی کرنا ہے۔ رجل مکلوم زخمی آدمی ہے۔ کلم کا معنی جمع کرنا بھی ہے۔ ثلاثی مزید فیہ میں کالم یکالم مکالمۃ معنی گفتگو کرنے ہیں۔ عربی میں مکالمہ کا مترادف لفظ حوار ہے، جس کے حروف اصلیہ ح و ر ہیں۔

"الحَوْرُ : الرجوع عن الشيء وإِلى الشيء ، حارَ إِلى الشيء وعنه حَوْراً ومَحاراً ومَحارَةً وحُؤُوراً"[2] حور نصر ینصر سے ہے۔ حور کا معنی لوٹنا اور رجوع کرنا ہے۔ حرف جر الی کے ساتھ استعمال ہو تو میلان کا معنی دیتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر کے لیے جاتے تو یہ دعا فرماتے:

"اللهم إني أعوذُ بِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ"[3]

"اے اللہ میں زیادتی کے بعد نقصان سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں"۔

حوار کے معنی لوٹانے کے ہیں اور اس سے محاورہ ہے جس کے معنی ہیں: "مراجعة المنطق والكلام في المخاطبة".

"بات چیت میں کلام اور منطق کا ایک دوسرے سے استعمال کرنا"۔[4]

اصطلاحی مفہوم

اصطلاحاً مکالمہ سے مراد افراد کے مابین بات چیت یا گفتگو ہے۔ صالح بن عبد بن حمید مکالمہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"لمناقشة بين طرفين أو أطراف يقصد بها تصحيح الكلام أو إظهارحجة واثبات حق ودفع شبهة ورد الفاسد من القول والراي".[5]

"دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان گفتگو جس سے مقصود کلام کی درستگی، دلیل کا اظہار، حق بات کو ثابت کرنا، شبہ کو دور کرنا اور بات چیت اور رائے کی خرابی کو دور کرنا ہے"۔

ادب الاختلاف کی اصطلاح دو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ابن منظور افریقی لسان العرب میں لکھتے ہیں:

"الأَدَبُ : الذي يَتَأَدَّبُ به الأَديبُ من الناس ؛ سُمِّيَ أَدَباً لأَنه يَأْدِبُ الناسَ إِلى المَحامِد ، ويَنْهاهم عن المقَابِح. وأَصل الأَدْبِ الدُّعاءُ ، ومنه قيل للصَّنِيع يُدْعَى إِليه الناسُ : مَدْعاةٌ ومَأْدُبَةٌ ."[6]

ادب کا بنیادی معنی پکارنا اور بلانا ہے۔ محفل جہاں لوگوں کو بلایا جائے مادبۃ کہا جاتا ہے۔ ادیب وہ شخص جو ادب میں مہارت رکھتا ہے، کیونکہ وہ لوگوں کو بھلائی کی دعوت دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے۔

اختلاف کا لفظی معنی پیچھے سے پکڑنا ہے۔ "اخْتَلَفَه : أَخذَه من خَلْفِه. واخْتَلَفَه وخَلَّفَه وأَخْلَفه : جعله خَلْفَه "[7] اختلاف کا معنی پیچھے سے پکڑنا اور پیچھے کر دینا ہے۔

اختلاف کے اصطلاحی مفہوم میں علامہ علی جرجانی لکھتے ہیں:

"منازعة تجري بين المتعارضين:لتحقيق حق او لابطال باطل"[8]

"اختلاف فریقین کے درمیان پیدا ہونے والی آویزش ہے جس کا مقصد حق کو ثابت کرنا اور باطل کو جھٹلانا ہو۔"

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

علم ادب اختلاف سے مراد وہ علم ہے جو اختلاف کے ساتھ جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔

6. حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد سے مکالمہ

سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے والد سے مکالمہ کو بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

"وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّه كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا" [9]

"اور اس کتاب میں ابراہیم کا بھی تذکرہ کرو۔ بیشک وہ سچائی کے خوگر نبی تھے۔"[10]

"اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا" [11]

"یاد کرو جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ: ابا جان! آپ ایسی چیزوں کی کیوں عبادت کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں، نہ دیکھتی ہیں، اور نہ آپ کا کوئی کام کر سکتی ہیں؟"

"يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا" [12]

"ابا جان! میرے پاس ایک ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا، اس لیے میری بات مان لیجیے، میں آپ کو سیدھا راستہ بتلادوں گا۔"

"يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا" [13]

"ابا جان! شیطان کی عبادت نہ کیجیے یقین جانیے کہ شیطان خدائے رحمن کا نافرمان ہے۔"

"يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا "[14]

"ابا جان! مجھے اندیشہ ہے کہ خدائے رحمن کی طرف سے آپ کو کوئی عذاب نہ آپکڑے، جس کے نتیجے میں آپ شیطان کے ساتھی بن کر رہ جائیں۔"

"قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِيْ مَلِيًّا"

"ان کے باپ نے کہا: ابراہیم! کیا تم میرے خداؤں سے بیزار ہو؟ یاد رکھو، اگر تم باز نہ آئے تو میں تم پر پتھر برساؤں گا، اور اب تم ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جاؤ۔"

"قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّه كَانَ بِيْ حَفِيًّا۔"

"ابراہیم نے کہا: میں آپ کو (رخصت کا) سلام کرتا ہوں۔ میں اپنے پروردگار سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔ بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔"

"اَعْتَزِلُكُمْ وَ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا"

"اور میں آپ لوگوں سے بھی الگ ہوتا ہوں، اور اللہ کو چھوڑ کر آپ لوگ جن جن کی عبادت کرتے ہیں، ان سے بھی، اور میں اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا۔ مجھے پوری امید ہے کہ اپنے رب کو پکار کر میں نامراد نہیں رہوں گا۔"

"فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَه اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا"

"چنانچہ جب وہ ان سے اور ان (بتوں) سے الگ ہو گئے جنہیں وہ اللہ کے بجائے پکارا کرتے تھے، تو ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب (جیسی اولاد) بخشی، اور ان میں سے ہر ایک کو نبی بنایا۔"

Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

یہ مکالمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے والد کے درمیان ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس مکالمے میں ادب الاختلاف کے مندرجہ ذیل اصول ملتے ہیں:

- **محبت کا اظہار**

جب (حضرت ابراہیم نے) اپنے والد سے کہا: 'اے میرے پیارے والد! آپ ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہے، نہ دیکھتی ہے اور نہ ہی آپ کے کسی کام آسکتی ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام بے پناہ محبت کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔ الفاظ کا انتخاب محبت کی واضح دلیل ہے۔ "لفظ 'یَا أَبَتِ' (اے میرے پیارے والد) میں ایک گہری جذباتی وابستگی اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ اندازِ گفتگو اپنے والد کے لیے احترام اور نرمی کا مظہر ہے، جو دل کو مخلصانہ اور محبت بھرے طریقے سے متاثر کرتا ہے۔ یہ ادب اور وقار کے اعلیٰ ترین معیار کی عکاسی کرتا ہے۔"[15]

- **اختلاف دین کے باوجود شفقت**

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے باوجود اس کے کہ ان کے والد کفر و شرک اور نافرمانی پر قائم تھے، ان سے 'یَا أَبَتِ' (اے میرے پیارے والد) جیسے محبت بھرے الفاظ کے ساتھ مخاطب ہوئے۔ "تو پھر اہلِ ایمان کو اپنے والدین کے ساتھ شفقت اور ادب کے معاملے میں کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟"[16]

- **سوال سے آغاز**

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی گفتگو کا آغاز عام فہم سوال سے کرتے ہیں۔ "اور یاد کرو جب انہوں نے اپنے والد آزر سے کہا: "اے میرے پیارے والد! آپ ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہے اور نہ دیکھتی ہے؟ "یعنی ایسی بتوں کی عبادت جنہیں نہ آپ کی بات سنائی دیتی ہے اور نہ وہ آپ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی یہ آپ کے کسی کام آسکتی ہے "یعنی یہ نہ تو آپ کو کسی نقصان سے بچا سکتی ہیں اور نہ ہی کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ تو پھر آپ ان کی عبادت میں کیوں لگے ہوئے ہیں؟ ان کی عبادت کا آپ کو کیا فائدہ ہے؟[17]" یہ سوالات عقل سلیم رکھنے والے کو سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

- **دلیل کے ساتھ گفتگو**

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے ساتھ دلیل سے گفتگو کرتے ہیں۔ انتہائی عاجزی سے کہتے ہیں۔ ابا جان! میرے پاس ایک ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا، اس لیے میری بات مان لیجیے، میں آپ کو سیدھا راستہ بتلا دوں گا۔" یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو جاہل یا ناسمجھ قرار نہیں دیا اور نہ ہی اپنی ذات کو کامل علم کا حامل بتایا۔ اس کے بجائے انہوں نے نہایت شائستگی اور نرمی سے کہا: "مجھے علم کا وہ حصہ عطا کیا گیا ہے جو آپ کو نہیں دیا گیا۔"[18]"

- **شائستگی کے ساتھ غلطی کی وضاحت**

حضرت ابراہیم علیہ السلام غلطی کی وضاحت انتہائی شائستگی کے ساتھ کرتے ہیں۔ ابا جان! شیطان کی عبادت نہ کیجیے یقین جانیے کہ شیطان خدائے رحمن کا نافرمان ہے۔ ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ نظر آتا ہے۔" شیطان کی بات نہ مانو، کیونکہ بتوں کی عبادت درحقیقت

Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

شیطان کی پیروی ہے۔ شیطان تو وہ سرکش ہے جس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ نافرمان ہمیشہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے اور اس پر اللہ کی پکڑ آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے شیطان کو اپنی رحمت سے نکال دیا اور اسے دھتکار دیا۔ اس لیے شیطان کے راستے پر نہ چلو، ورنہ تم بھی اسی کے جیسے ہو جاؤ گے۔ بتوں کی عبادت عقل کے خلاف ہے، یہ صرف شیطان کے وسوسے اور دھوکے کا نتیجہ ہے۔ اس طرح کی عبادت شیطان کی فرمانبرداری کے مترادف ہے۔ یاد رکھو، شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اور وہ تمہارے لیے ہمیشہ برائی اور نقصان چاہتا ہے۔"[19]

- **نتائج سے آگاہی**

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کو نتائج سے آگاہ کرتے ہیں۔ ابا جان! مجھے اندیشہ ہے کہ خدائے رحمن کی طرف سے آپ کو کوئی عذاب نہ آ پکڑے، جس کے نتیجے میں آپ شیطان کے ساتھی بن کر رہ جائیں۔ "اے میرے پیارے والد! مجھے ڈر ہے کہ آپ اپنے شرک اور میری نصیحت کو ماننے سے انکار کی وجہ سے اللہ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں، اور اس طرح شیطان کے حامی بن کر اس کے ساتھ جہنم میں نہ جا پڑیں۔ یہ آپ کے لیے ایک انتباہ ہے کہ اس انجام سے بچیں جہاں آپ کا کوئی مددگار، حمایتی یا بچانے والا نہ ہوگا، سوائے شیطان کے۔ اور یاد رکھیں، شیطان نہ اپنے لیے کچھ اختیار رکھتا ہے اور نہ کسی اور کے لیے۔ اس کی پیروی آپ کو عذاب میں مبتلا کرنے کا سبب بنے گی۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے ان کے والد کو برے انجام سے خبردار کرنے کا ایک لطیف انداز ہے، جس میں محبت، فکر اور خیر خواہی جھلکتی ہے۔ یہ نصیحت ہمیں سکھاتی ہے کہ دوسروں کو ان کے غلط راستے سے روکنے کے لیے نرمی، حکمت اور دل سوزی کے ساتھ بات کرنی چاہیے۔"[20]

- **سختی کا جواب نرمی سے دینا**

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے سخت جملوں کے جواب میں انتہائی نرم رویہ اختیار کرتے ہیں۔ والد کے جملے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیے ہیں۔ ان کے باپ نے کہا: ابراہیم! کیا تم میرے خداؤں سے بیزار ہو؟ یاد رکھو، اگر تم باز نہ آئے تو میں تم پر پتھر برساؤں گا، اور اب تم ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جاؤ۔ "یہ بات قابل غور ہے کہ والد نے اپنے بیٹے کو سختی اور سخت رویے سے جواب دیا۔ اس نے بیٹے کو "یا بنی" (اے میرے بیٹے) کہہ کر محبت سے مخاطب نہیں کیا، جیسا کہ بیٹے نے اپنے والد کو "یا أبت" (اے میرے پیارے والد) کہہ کر محبت اور ادب سے پکارا تھا۔ والد نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نرم نصیحت کا جواب دھمکیوں اور سخت الفاظ سے دیا، یہاں تک کہ انہیں پتھروں سے مارنے کی دھمکی دی۔ یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کے لیے تسلی کا ذریعہ ہے، جو اپنی قوم کے ظلم و ستم اور سخت رویے کا سامنا کر رہے تھے، خاص طور پر اپنے چچا ابو لہب کی سختی اور ابو جہل کی بدتمیزی کے تناظر میں۔ ان تمام سختیوں کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو نرمی اور محبت سے جواب دیا۔"[21]

- **الوداعی سلام**

والد نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتھر سے مارنے کی دھمکی دی اور جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلامتی کی دعا دی۔ "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا" : سلام علیک "۔ یہ سلام دراصل الوداعی اور علیحدگی کا اظہار تھا، نہ کہ سلام تحیہ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میرے رویے یا کسی عمل سے آپ کو کوئی تکلیف یا نقصان نہیں پہنچے گا، کیونکہ آپ والد ہیں اور والد ہونے کی حیثیت سے آپ

Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

کی حرمت کا میں خیال رکھتا ہوں۔"[22]

- **دعاء**

رخصتی کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "میں آپ کے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ ابو بکر الجزائری لکھتے ہیں۔ "مومن موحد کی گفتگو میں چاشنی، نرمی اور الفاظ کا بہترین چناؤ ہوتا ہے جبکہ مشرک کی گفتگو میں سختی اور الفاظ کا چناؤ ٹھیک نہیں ہوتا"۔[23]

- **ہجرت**

حضرت ابراہیم علیہ السلام مکالمہ کے بعد ملک شام کی طرف ہجرت کو مناسب سمجھتے ہیں۔ "اور میں تم سے دور ہو جاتا ہوں، اور اپنے دین کے ساتھ تم سے اور تمہارے معبودوں سے ہجرت کر جاتا ہوں، جب تم نے میری نصیحت کو قبول نہ کیا۔ اور میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں، جو واحد ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں، اور میں غیر اللہ کی عبادت سے اجتناب کرتا ہوں، تاکہ میں اپنے رب سے دعا مانگنے میں ناکام نہ رہوں، جیسے تم ان بتوں کی عبادت کر کے ناکام ہوئے ہو جو نہ تمہاری دعاؤں کا جواب دے سکتے ہیں، نہ تمہیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔[24]

7. خلاصۃ البحث

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے والد کے ساتھ مکالمے میں ادب الاختلاف کے اصولوں کا بہترین نمونہ پیش کیا گیا ہے، جو عصرِ حاضر میں اختلافات کو مثبت انداز میں حل کرنے کے لیے نہایت مؤثر رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ان مکالمات میں محبت، شفقت، حکمت، اور دلیل کے ذریعے اختلاف کے دوران بھی ایک مثالی طرزِ عمل اختیار کیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے محبت بھرے انداز میں گفتگو کا آغاز کیا، انہیں "اے میرے والد" کہہ کر مخاطب کیا، جو احترام اور شفقت کا مظہر ہے۔ دین کے اختلاف کے باوجود ان کے عقائد کی نفی سختی سے نہیں کی بلکہ شفقت اور حکمت کے ساتھ درست سمت کی طرف رہنمائی کی گئی۔ سوالات کے ذریعے مکالمے کا آغاز کر کے ان کے موقف کو سمجھنے کا موقع دیا اور اپنی بات دلیل اور منطقی انداز سے پیش کی۔ جب اختلاف کے دوران والد کی طرف سے سخت ردعمل آیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نرمی اور شائستگی سے اپنی بات کی وضاحت کی اور کسی بھی قسم کی تلخی یا تنازعے سے اجتناب کیا۔ ان کے طرزِ عمل میں نہ صرف احترام جھلکتا ہے بلکہ انہوں نے والد کے لیے دعاء کرتے ہوئے خیر خواہی کا مظاہرہ بھی کیا۔ مکالمے کے اختتام پر، اگرچہ اختلاف باقی رہا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عزت اور محبت کے ساتھ الوداع کیا اور ہجرت کی راہ اپنائی، جو اختلاف کی شدت کے باوجود اصلاح کے راستے کو جاری رکھنے کا مظہر ہے۔ یہ اصول آج کے دور میں بین المذاہب اور بین المسالک مکالمات کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جن میں محبت، دلیل، نرمی، اور دعا کے ذریعے اختلاف کو سمجھنے اور حل کرنے کا راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرزِ عمل ہر اس معاشرتی اور دینی گفتگو کے لیے مشعلِ راہ ہے جہاں اختلاف موجود ہو۔

8. نتائج

عصر حاضر میں بین المذاہب اور بین المسالک اختلافات اپنے عروج پر ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مکالمہ سے مستنبط ادب الاختلاف کے اصول ہمیں رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ اس مضمون سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

1. بین المذاہب اور بین المسالک مکالمات میں محبت کا اظہار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ گفتگو کا آغاز محبت اور خلوص سے کریں تاکہ دوسرے فریق کو یہ احساس ہو کہ آپ کا مقصد دل آزاری یا اختلافات کو بڑھانا نہیں بلکہ باہمی سمجھ بوجھ پیدا کرنا ہے۔ محبت بھرا لہجہ اور چہرے پر مسکراہٹ ماحول کو خوشگوار بناتی ہے۔
2. اختلاف دین یا مسلک کے باوجود شفقت کا مظاہرہ کریں۔ دوسروں کے عقائد اور نظریات کو احترام کی نظر سے دیکھیں اور ان کی عزت کریں۔ شفقت کے ساتھ بات چیت کرنے سے آپ کا مکالمہ مثبت رخ اختیار کرے گا اور دلوں میں قربت پیدا ہوگی۔
3. سوال سے گفتگو کا آغاز کریں تاکہ دوسرے فریق کو اپنی بات کہنے کا موقع ملے۔ یہ طریقہ مکالمے کو جاندار اور دوطرفہ بناتا ہے اور سامنے والے کو یہ احساس دلاتا ہے کہ آپ اس کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں۔
4. اپنی بات یا موقف کو دلیل کے ساتھ پیش کریں۔ جذباتی انداز یا بغیر کسی ٹھوس بنیاد کے بات کرنے سے اجتناب کریں کیونکہ بین المذاہب یا بین المسالک مکالمات میں دلیل ہی وہ راستہ ہے جو فریقین کو قائل کر سکتی ہے۔
5. اگر کسی مقام پر دوسرے فریق کی غلطی ہو تو اسے شائستگی کے ساتھ واضح کریں۔ سخت لہجہ یا جارحانہ انداز گفتگو کو خراب کر سکتا ہے، اس لیے نرمی اور شائستگی سے اپنی بات کریں تاکہ بات بآسانی سمجھائی جا سکے۔
6. گفتگو میں ممکنہ نتائج سے آگاہی دینا بھی اہم ہے۔ اس سے دوسرے فریق کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ آپ کا موقف کس طرح ان کے یا مجموعی طور پر سماج کے لیے فائدہ مند ہے۔
7. اگر مکالمے میں سختی یا تلخی پیدا ہو جائے تو نرمی اور تحمل سے جواب دیں۔ سخت رویے کا جواب سختی سے دینے کے بجائے صبر و تحمل سے معاملے کو سنبھالیں، تاکہ گفتگو مثبت سمت میں جاری رہے۔
8. اگر اختلافات اس قدر شدید ہوں کہ بات آگے نہ بڑھ سکے یا مکالمہ غیر مفید ہو جائے تو فساد سے بچنے کے لیے خوش اخلاقی اور عزت کے ساتھ الوداع کریں۔ الوداعی سلام نہ صرف اسلامی روایات کا حصہ ہے بلکہ اچھے تعلقات کو قائم رکھنے میں بھی مدد دیتا ہے۔
9. اپنے فریق کے لیے دعا کریں۔ دعا محبت اور خیر خواہی کی علامت ہے اور مکالمے کے اختتام پر دلوں میں سکون اور قربت پیدا کرتی ہے۔

Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

1 افریقی، ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر بیروت، مادہ ک ل م، طبع سوم 1414ھ،

Afriqi, Abu al-Fadl Jamal al-Din Muhammad bin Mukarram, Lisan al-Arab, Dar Sader, Beirut, Maadah "K L M", Taba'ah Thalithah, 1414H.

2 افریقی، ابوالفضل، لسان العرب،، مادہ ح ور

Afriqi, Abu al-Fadl, Lisan al-Arab, Dar Sader, Maadah "Ha Wa Ra".

3 ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، دار الکتاب العربی، بیروت، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب مایقول اذاخرج مسافرا، رقم حدیث 3439

Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Jami' al-Tirmidhi, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, Kitab al-Da'awat 'an Rasul Allah ﷺ, Bab Ma Yaqul Iza Kharaja Musaafiran, Hadith No. 3439.

4 افریقی، ابوالفضل، لسان العرب، مادہ ح ور

Afriqi, Abu al-Fadl, Lisan al-Arab, Dar Sader Maadah " Ha Wa Ra ".

5 صالح بن عبداللہ بن حمید، اصول الحوار وآدابہ فی الاسلام، دار المنارۃ مکہ، طبع اول 1994، ص 6

Saleh bin Abdullah bin Humaid, Usul al-Hiwar wa Adabuhu fi al-Islam, Dar al-Manarah, Makkah, Taba'ah Awwal, 1994, p. 6.

6 افریقی، ابوالفضل، لسان العرب، دار صادر بیروت، مادہ ادب

Afriqi, Abu al-Fadl, Lisan al-Arab, Dar Sader, Beirut, Maadah "Alif Da Ba".

7 افریقی، ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر بیروت، مادہ خ ل ف

Afriqi, Abu al-Fadl, Lisan al-Arab, Dar Sader, Beirut,, Maadah "Kha Lam Fa".

8 الجرجانی علی بن محمد، التعریفات، دار الکتب العلمیہ بیروت 1983 ص 135

Al-Jurjani, Ali bin Muhammad, Al-Ta'rifat, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1983, p. 135.

9 القرآن، 41:19

Al-Qur'an, 19:41

10 عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، سورۃ مریم آیت نمبر 41

Usmani, Muhammad Taqi, Asan Tarjuma-e-Quran, Maktabah Ma'arif al-Quran, Karachi, Surah Maryam, Ayah No. 41.

11 القرآن، 42:19

Al-Qur'an, 19:42

12 القرآن، 43:19

Al-Qur'an, 19:43

13 القرآن، 44:19

Al-Qur'an, 19:44

14 القرآن، 45:19

Al-Qur'an, 19:45

15 فلاحی، ڈاکٹر مشعل عبدالعزیز، رحلۃ تدبر فی رحاب القرآن، دار القلم دمشق، طبع اول 2022، ج 4 ص 124

Falahii, Dr. Mish'al Abdul Aziz, Rihlat Tadabbur fi Rihaab al-Quran, Dar al-Qalam, Damascus, Taba'ah Awwal, 2022, Vol. 4, p. 124.

16 فلاحی، ڈاکٹر مشعل عبدالعزیز، دار القلم دمشق، ج 4 ص 125

Falahii, Dr. Mish'al Abdul Aziz,Dar al-Qalam, Damascus, p. 125.

17 الجزائری، ابو بکر جابر، ایسر التفاسیر لکلام العلی الکبیر، مکتبہ العلوم والحکم مدینہ منورہ، ج 3 ص 310

Al-Jaza'iri, Abu Bakr Jabir, Aysar al-Tafasir li-Kalam al-Ali al-Kabir, Maktabah al-Ulum wal-Hikm, Madinah Munawwarah, Vol. 3, p. 310.

18 وھبہ زحیلی، ڈاکٹر، التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنھج، دار الفکر، ج 16 ص 106

Wahbah Zuhaili, Dr., Al-Tafsir al-Munir fi al-'Aqidah wa al-Shari'ah wa al-Manhaj, Dar al-Fikr, Vol.

Vol.3, Issue 01, Jan. to June. 2025,
Page No. 28- 37

16, p. 106.

19 وھبہ زحیلی،ڈاکٹر،التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج،ص107

Wahbah Zuhaili, Dr., Al-Tafsir al-Munir fi al-'Aqidah wa al-Shari'ah wa al-Manhaj, p. 107.

20 وھبہ زحیلی،ڈاکٹر،التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج،ص107

Wahbah Zuhaili, Dr., Al-Tafsir al-Munir fi al-'Aqidah wa al-Shari'ah wa al-Manhaj p. 107.

21 وھبہ زحیلی،ڈاکٹر،التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج, ص107

Wahbah Zuhaili, Dr., Al-Tafsir al-Munir fi al-'Aqidah wa al-Shari'ah wa al-Manhaj p. 107.

22 وھبہ زحیلی،ڈاکٹر،التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج،ص108

Wahbah Zuhaili, Dr., Al-Tafsir al-Munir fi al-'Aqidah wa al-Shari'ah wa al-Manhaj, p. 106.

23 الجزائری،ابوبکر جابر،ایسر التفاسیر لکلام العلی الکبیر،ص311

Al-Jaza'iri, Abu Bakr Jabir, Aysar al-Tafasir li-Kalam al-Ali al-Kabir, p. 311

24 الجزائری،ابوبکر جابر،ایسر التفاسیر لکلام العلی الکبیر،ص312

Al-Jaza'iri, Abu Bakr Jabir, Aysar al-Tafasir li-Kalam al-Ali al-Kabir, p. 311